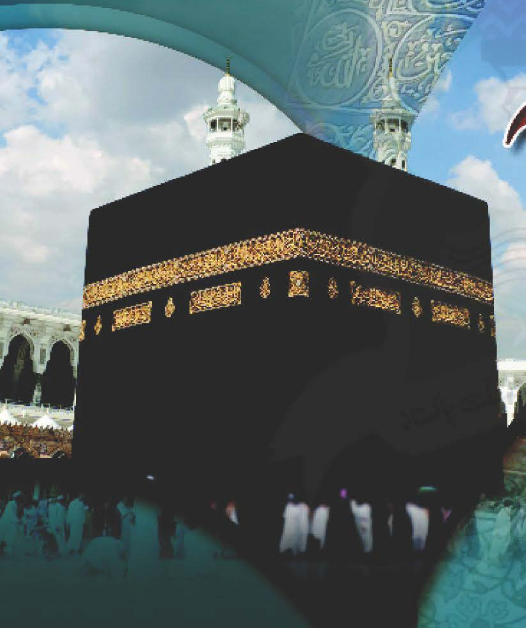
اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
AUGUST 2016
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 268
Regd. # MC-1177

ترجمہ

فضائل مكة والسكن فيها

بنام

فضائل مکہ مکرمہ



تالیف

ابو محمد امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
(متوفی ۱۱۰ھ)

ترجمہ وتخریج وتحقیق

ابو النور محمد راشد علی القادری الرضوی العطاری

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

ترجمہ

فضائل مكة والسكن فيها

بنام

فضائل مکہ مکرمہ

تالیف

ابو محمد امام حسن بصری رَحمۃُ اللہ عَلَیہ

ترجمہ و تخریج و تحقیق

ابو النور محمد راشد علی القادری الرضوی العطاری

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 021-32439799

نام کتاب	:	فضائل مکۃ والسکن فیہا
تالیف	:	ابو محمد امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ و تخریج و تحقیق	:	ابوالنور محمد راشد علی القادری الرضوی
طبعِ اوّل	:	ذوالقعدہ ۱۴۳۷ھ /اگست، ۲۰۱۶ء
تعداد	:	۴۵۰۰
ناشر	:	جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

خوشخبری : یہ کتاب اس ویب سائٹ پر بھی ہے:

www.ishaateislam.net

فہرست مضامین

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم (الحدیث)

یعنی، ''تمام زمانوں میں بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر ان کا جوان سے ملے پھر ان کا جو ان سے ملے''۔

نبی کریم ﷺ جب ظاہری حیات کے ساتھ حیات تھے وہ خیر کا زمانہ تھا پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا زمانہ خیر کا زمانہ تھا، پھر تابعین عظام کا زمانہ خیر کا زمانہ تھا، اسی زمانے کے ایک فرد جنہیں ''خیر القرون'' میں سے ہونے کا شرف حاصل ہے ساتھ ہی ساتھ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پرورش کی سعادت حاصل ہے جس کا نام اس ہستی نے رکھا جسے دنیا ''فاروق اعظم'' کے نام سے جانتی ہے جس کی تربیت اکابر صحابہ کے درمیان ہوئی، اسے دنیا میں ''حسن بصری'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔

اس سبب اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دعا کا نتیجہ یہ نکلا وہ محدثین کے استاد اور مفسرین کے پیشوا بن گئے۔

آپ نے درسِ حدیث، درسِ تفسیر اور علوم معارف کے ذریعے تشنگانِ علم و عرفان کی پیاس بجھائیں اور بعد میں آنے والوں کے لئے تالیفات و تصانیف کی صورت میں جو کچھ چھوڑ گئے وہ آپ کے علوم و معارف پر دال ہیں، آپ کی تصانیف

میں سے ایک ''فضائل مکۃ و السکن فیہا'' ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو امام حسن بصری کے فیضان سے مستفیض فرمائے۔

یہ رسالہ عربی زبان میں تھا جس کا اردو ترجمہ حضرت علامہ ابو النور محمد راشد علی القادری الرضوی العطاری نے کیا جو علم دین کی ایک بڑی خدمت اور اردو دان طبقہ پر احسان سے کم نہیں، اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) اس رسالے کو مفید جانتے ہوئے اپنے سلسلہ اشاعت کے ۲۶۸ ویں نمبر پر شائع کرنے کا اہتمام کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مترجم اور ارا کین ادارہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

محمد عطاء اللہ نعیمی

(خادم دار الحدیث والافتاء جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان)

بسم الله الرَّحْمَن الرَّحِيم

أخبرنَا الشَّيْخ الْفَقِيه الْحَافِظ أَبُو الْفضل جَعْفَر بن الْحسن ابْن جَعْفَر الْهَمدَانِي قَالَ أخبرنَا الشَّيْخ الامام أَبُو طَاهِر أَحْمد بن مُحَمَّد السلَفِي الاصفهاني قِرَاءَة عَلَيْهِ فِي جُمَادَى الأولى سنة احدى وَسبعين وخمسماية قَالَ أخبرنَا القَاضِي أَبُو اسحق ابراهيم بن مُحَمَّد بن الْحُسَيْن الغضائري ب (دربند) قِرَاءَة عَلَيْهِ مني فِي شَوَّال سنة ثَلَاثِينَ وخمسماية قَالَ كتب إِلَيّ أَبُو مَنْصُور مُحَمَّد بن أَحْمد بن الْقَاسِم الاصفهاني الْمُقْرِئ من ثغر (آمد) أَن أَبَا الْحسن عَليّ بن الْحَاضِر بن عَليّ الْبَغْدَادِيّ بالفسطاط قَالَ أخبرنَا أَبُو الْحسن عَليّ بن عبد الرَّحْمَن الشَّافِعِي بِمَكَّة قَالَ أخبرنَا أَبُو الْحسن عَليّ بن عبد الله الْهَمدَانِي قَالَ أخبرنَا أَبُو الْحسن مُحَمَّد ابْن نَافِع قَالَ أخبرنَا أَبُو الْحسن مُحَمَّد بن ابراهيم بن مَعْرُوف الصيدلاني قَالَ حَدثنَا عبد الله بن أَحْمد بن صَالح التَّمِيمِي قَالَ حَدثنَا أبي قَالَ حَدثنَا عبد الله بن عبد الحميد أَو الْمجِيد الْحَنَفِيّ قَالَ حَدثنَا عُبَيْدَة أَو هُبَيْرَة الْبَاجِيّ الحداد ح وَقَالَ ابْن نَافِع أخبرنَا أَبُو الْقَاسِم عبيد الله بن مُحَمَّد بن مُحَمَّد قَالَ أخبرنَا مُحَمَّد المظفر بن احْمَد المظفر الأشموني الشهار قَالَ حَدثنَا مُحَمَّد بن ابراهيم النَّيْسَابُورِي قَالَ حَدثنَا مُحَمَّد بن عَليّ الْحَنَفِيّ عَن أبي هُبَيْرَة الْبَاجِيّ

مکہ مکرمہ میں عبدالرحمن یا عبدالرحیم بن انس الرمادی نامی ایک عابد و زاہد، بلند مقام، دین دار اور ہر دم ذکر الٰہی میں مصروف رہنے والا شخص رہتا تھا۔ اسے سوائے عبادتِ الٰہی کے دنیا میں کوئی شغف نہ تھا۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رضائے الٰہی کے لیے اس سے بڑی محبت رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ اس نے مکہ مکرمہ سے یمن کی طرف ہجرت کر جانے کا ارادہ کیا۔ امام ابو سعید حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پتہ چلا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے مکہ شریف میں ہی مقیم رہنے کی ترغیب دلاتے ہوئے خط لکھا اور مکہ مکرمہ کے فضائل ارشاد فرمائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے بھائی! اللہ عزوجل آپ کی اس چیز کے ساتھ حفاظت فرمائے جس کے ساتھ تمام اہل ایمان کی حفاظت فرمائی اور آپ کو ہر ناپسند چیز سے محفوظ فرمائے اور امور خیر کی توفیق عطا فرمائے اور ہر معاملے میں آپ پر اپنی خوب نعمتیں تمام فرمائے اور ہم سب کو اپنے جوارِ رحمت میں سلامتی والے گھر میں جمع فرمائے اور وہ اس پر قادر ہے اور نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی توفیق صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے جو بہت بلند اور عظمت والا ہے۔

اے بھائی! میں بھی آپ کو لکھ رہا ہوں اور مجھ سے پہلے والے بھی یہ بتا چکے کہ جس (یمن) کو تم پسند کرتے ہو یہ (مکہ) اس سے افضل ہے۔ اور قابل حمد و ستائش تعریف والے ہمارے رب نے بھی یہی فرمایا اور ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہوں اور ان کی آل پر اور اصحاب پر بھی سلام ہو۔

اے بھائی! اللہ آپ کی عمر دراز فرمائے مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ امن کی جگہ حرمِ الٰہی سے یمن کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ کی قسم! مجھے یہ بہت

برا لگا اور بہت دکھ ہوا اور مجھے آپ کے اس فیصلے سے شدید وحشت ہوئی کیونکہ شیطان نے چاہا ہے کہ آپ کو حرم الٰہی سے دور کر دے اور وہ چاہتا ہے کہ آپ متزلزل ہو جائیں۔

مجھے تو آپ کی سوچ پر تعجب ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے حرم کے رہنے والوں میں چنا اور آپ کو امن کی جگہ اپنے حرم میں رکھا مگر آپ اس کے باوجود یہاں سے نکلنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حالانکہ آپ کو تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرنی چاہئے تھی کہ اس نے آپ کو اپنے امن والے حرم میں جگہ عطا فرما کر اولیت بخشی اور آپ پر تو لازم تھا کہ اللہ کے اس کرم پر تادم حیات اس کا شکر ادا کرتے رہتے اور جس قدر عبادت کرتے ہو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس میں اضافہ کر دیتے کیونکہ اس نے آپ کو اپنے حرم والوں میں چنا اور اپنے گھر کا پڑوس عطا فرمایا۔ آپ اضطراب اور پریشانی سے دور اور بہت دور رہیں اور پریشانیوں کی وجہ سے کبیدہ خاطر نہ ہوں اور ہر معاملے میں صبر، خاموشی اور بردباری سے کام لیں۔ یہی وہ صفات ہیں جن کے ذریعے آپ شیطان پر غلبہ پا سکتے ہو۔

اے بھائی! آپ کائنات کی سب سے زیادہ بھلائی اور خیر والی زمین میں ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عظمت والی فضیلت والی اور شرف والی جگہ ہے لہذا ہرگز ہرگز یہاں سے جانے اور جدا ہونے کا نہ سوچنا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں اور آپ کو عمل خیر کی توفیق عطا فرمائے بے شک وہی ہے مہربان اور بہت احسان کرنے والا اور نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی قوت صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے۔

اے بھائی! یاد رکھئے! اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو تمام شہروں پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور قرآن کریم میں کئی مقامات پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔

آیت : (۱) (پارہ ۴، سورۃ آل عمران، آیت: ۹۶)

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ
بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔ اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو۔

آیت : (۲) (پارہ ۱، سورۃ بقرہ، آیت ۱۲۶)

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے رب میرے اس شہر کو امان والا کر دے۔

آیت : (۳) (پارہ ۱، سورۃ بقرہ، آیت ۱۲۶)

وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں۔

آیت: (۴) (پارہ ۱۷، سورۃ حج، آیت ۲۹)

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: پھر اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔

آیت: (۵) (پارہ ۱۷، سورۃ حج، آیت ۲۶)

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِیْمَ مَكَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْــٴًـا وَّطَهِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَالْقَآىٕمِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لئے۔

آیت: (۶) (پارہ ۱، سورۃ بقرۃ، آیت ۱۲۵)

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًاؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّىؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

آیت: (۷) (پارہ ۱، سورۃ بقرۃ، آیت ۱۲۷)

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّاؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا۔

آیت : (۸) (پارہ ۲۰، سورۃ نمل، آیت ۹۱)

اِنَّمَآ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الۡبَلۡدَةِ الَّذِىۡ حَرَّمَهَا

ترجمۂ کنزالایمان: مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو جس نے اسے حرمت والا کیا ہے

آیت : (۹) (پارہ ۲۲، سورۃ سبا، آیت ۱۵)

بَلۡدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوۡرٌ ○

ترجمۂ کنزالایمان: پاکیزہ شہر اور بخشنے والا رب۔

آیت : (۱۰) (پارہ ۲ ، سورۃ بقرۃ، آیت ۱۵۸)

اِنَّ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ‌ۚ فَمَنۡ حَجَّ الۡبَيۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِ اَنۡ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ‌ؕ وَمَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيۡمٌ ○

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبر دار ہے۔

آیت: (11) (پارہ ۲، سورۃ بقرۃ، آیت ۱۹۸)

فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۪ وَ اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: تو جب عرفات سے پلٹو تو اللہ کی یاد کرو مشعر حرام کے پاس اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی۔

آیت: (12) (پارہ ۲۰، سورۃ قصص، آیت ۵۷)

اَوَ لَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا یُّجْبٰۤى اِلَیْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ہم نے انہیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں ہمارے پاس کی روزی۔

آیت: (13) (پارہ ۷، سورۃ مائدہ، آیت ۹۷)

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو لوگوں کے قیام کا باعث کیا اور حرمت والے مہینے۔

آیت: (14) (پارہ ۱۷، سورۃ حج، آیت ۲۷)

وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اور لوگوں میں حج کی عام ندا کردے وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں۔

آیت: (۱۵) (پارہ ۳۰ سورۃ قریش، آیت ۳،۴)

فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِۙ○ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۬○ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ○

ترجمۂ کنزالایمان: تو انہیں چاہئے اس گھر کے رب کی بندگی کریں جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا۔

آیت: (۱۶) (پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم، آیت ۳۷)

رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ○

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس اے ہمارے رب اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کردے اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے شاید وہ احسان مانیں۔

آیت: (۱۷) (پارہ ۲ سورۃ بقرۃ آیت ۱۴۴)

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری

خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو۔

آیت : (۱۸) (پارہ ۲، سورۃ بقرۃ، آیت ۲۰۰)

فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ۔

آیت : (۱۹) (پارہ ۱۵، سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۱)

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ

ترجمۂ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی۔

آیت : (۲۰) (پارہ ۱۴، سورۃ النحل، آیت ۱۱۲)

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْیَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىٕنَّةً یَّاْتِیْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی ایک بستی کہ امان و اطمینان سے تھی ہر طرف سے اس کی روزی کثرت سے آتی۔

آیت : (۲۱) (پارہ ۲، سورۃ بقرۃ، آیت ۱۹۷)

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے تو جو ان میں حج کی نیت کرے تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت تک۔

آیت: (۲۲) (پارہ ۱۰، سورۃ توبہ، آیت ۱۹)

اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا تم نے حاجیوں کی سبیل اور مسجد حرام کی خدمت اس کے برابر ٹھہرالی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔

اے بھائی! یہ سب کی سب آیات اللہ تعالیٰ نے خاص مکہ مکرمہ کے فضائل میں نازل فرمائیں۔ مکہ کے علاوہ کسی شہر کے لیے ایسی آیات نازل نہ فرمائیں۔

اے بھائی! ان آیاتِ بیّنات کے بعد نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وہ احادیثِ کریمہ پیش کرتا ہوں جن میں مکہ مکرمہ، اس کے رہنے والوں اور اس کا پڑوس پانے والوں کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

تو میں کبھی نہ جاتا

اے بھائی! جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو حزورۃ کے مقام پر کھڑے ہو کر کعبہ معظمہ کی طرف منہ کر کے فرمایا: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ تو اللہ کے شہروں میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اور تو اللہ کے نزدیک تمام زمین سے زیادہ محبوب ہے اور تو روئے زمین پر سب

سے زیادہ خیر والا اور اللہ کو سب سے زیادہ پیارا ہے۔ اگر تیرے رہنے والے (کفارِ مکہ کے ظلم و ستم) مجھے جانے پر مجبور نہ کرتے تو میں کبھی نہ جاتا۔ (1)

روئے زمین پر سب سے بہتر

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: روئے زمین پر سب سے بہتر، خیر والا اور اللہ کو محبوب ترین شہر مکہ مکرمہ ہے۔ (2)

بستیوں کی ماں

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: زمین کو مکہ مکرمہ سے پھیلایا گیا پس اللہ تعالیٰ نے اسے مکہ مکرمہ کے نیچے سے پھیلایا اسی لیے اسے ام القری (بستیوں کی اصل، جڑ، ماں) کا نام دیا گیا اور زمین پر سب سے پہلے بنایا جانے والا پہاڑ جبل ابی قبیس ہے۔ (3)

سب سے پہلے طواف کس نے کیا

اور بیت اللہ شریف کے طواف کا سب سے پہلے شرف پانے والے فرشتے ہیں جنہوں نے آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے طواف کیا۔ (4)

---

1 ۔۔۔ سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل مکۃ، ج۵، ص۴۸۲، حدیث: ۳۹۳۵، مسند احمد، مسند الکوفیین، حدیث عبداللہ بن عدی بن الحمراء، ج۳۱، ص۱۰، حدیث: ۱۸۷۱۵

2 ۔۔۔ سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل مکۃ، ج۵، ص۴۸۲، حدیث: ۳۹۳۵

3 ۔۔۔ اخبار مکۃ للازرقی، ذکر ما کانت الکعبۃ الشریفۃ... الخ، ج۱، ص۳۲، شعب الایمان، المناسک، حدیث الکعبۃ والمسجد الحرام... الخ، ج۵، ص۴۳۷، حدیث: ۳۶۹۸

4 ۔۔۔ کنز العمال، کتاب الحج من قسم الافعال، باب فی مناسک الحج علی الترتیب، فصل فی الاحرام... الخ، ج۵، ص۷۰، رقم ۱۲۳۹۱

آسمان سے آنیوالا فرشتہ

رب تعالیٰ نے جس فرشتے کو بھی آسمان سے زمین پر کسی حکم کے ساتھ بھیجتا ہے پہلے وہ (حکم الٰہی کے مطابق) عرش کے نیچے غسل کرتا ہے اور احرام پہنتا ہے پھر 7 دن تک بیت اللہ کا طواف کرتا ہے اور مقام ابراہیم پہ دو رکعت نفل ادا کرتا ہے اس کے بعد حکم الٰہی کی بجاآوری کے لیے جاتا ہے۔[5]

قوم کے ستم اور انبیاء کی ہجرت

جس نبی علیہ السلام کو بھی ان کی قوم نے جھٹلایا وہ مکہ مکرمہ ہی کی طرف تشریف لائے اور جس نبی علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کے ظلم و ستم کی وجہ سے اپنے علاقے سے ہجرت کی وہ مکہ مکرمہ ہی کی طرف آئے[6] اور کعبۃ معظمہ کے پاس اللہ کی عبادت کرتے رہے یہاں تک کہ وہ زمانے کی آنکھوں سے پردہ فرماگئے۔

حرم پاک اور انبیا کے مزارات

اور کعبہ کے گرد 300 انبیائے کرام کے مزارات ہیں۔[7] رکن یمانی اور رکن اسود کے بیچ میں 70 انبیائے کرام آرام فرما ہیں۔[8] اور ان سب کی وفات بھوک اور حشرات کے سبب ہوئی۔

5۔۔۔اخبار مکۃ للازرقی، ذکر ھبوط آدم الی الارض۔ الخ، ج ۱، ص ۳۹ مفہوماً عن اول ما ...
خرّاه فی کتاب من الکتب الاولی

6۔۔۔یہاں ہر نبی کو مکہ کی طرف ہجرت فرمانا بوجہ اکثریت ہے

7۔۔۔اخبار مکۃ للفاکہی، ذکر تحریم الحرم و حدوده۔۔الخ، ج ۲، ص ۲۹۱، رقم: ۱۴۲۵

حطیم میں مزار

حضرت سیدنا اسماعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ حاجرہ علیہا السلام کی قبر مبارک میزاب رحمت کے نیچے حطیم میں ہے۔ (9)

زمزم و مقام کے درمیان مزار

اور حضرت سیدنا نوح ، ھود، شعیب،اور صالح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قبور مبارکہ زمزم اور مقام ابراھیم کے درمیان ہیں۔ (10)

سبھی مکہ کی طرف جمع ہوتے ہیں

روئے زمین پر مکہ مکرمہ کے علاوہ کوئی ایسا شہر نہیں جس کی طرف تمام انبیاء ملائکہ مرسلین اور آسمان و زمین سے اللہ کے نیک بندے اور جن جمع ہوتے ہوں (یہ شان صرف مکہ مکرمہ ہی کی ہے)۔ (11)

ایک نیکی ہزار کے برابر

روئے زمین پر مکہ کے علاوہ کوئی ایسا شہر نہیں جہاں کی جانے والی ایک نیکی پر رب تعالی 1000 نیکی کا ثواب عطا فرمائے۔ (12)

8۔۔۔مصنف عبد الرزاق کتاب المناسک، باب ذکر من قبر بین الرکن والمقام، ج۵، ص۱۱۹، رقم: ۹۱۲۹، شعب الایمان، المناسك، حديث الكعبة والمسجد الحرام...الخ، ج۵، ص۴۶۰، رقم: ۳۷۱۷

9۔۔۔مصنف عبد الرزاق کتاب المناسک، باب ذکر من قبر بین الرکن والمقام، ج۵، ص۱۱۹، رقم: ۹۱۲۹

10۔۔۔اخبار مکۃ للازرقي، تعظیم الحرم وتعظیم الذنب فیہ، ج۲، ص۱۳۳

11۔۔۔اخبار مکۃ للفاکہی، ذکر تحریم الحرم وحدودہ...الخ، ج۲، ص۲۹۱، رقم: ۱۵۴۵

12۔۔۔المعجم الاوسط، باب الالف، باب من اسمہ ابراھیم، ج۳، ص۱۲۲، رقم: ۲۶۷۵

ایک لاکھ نماز کا ثواب

جو مکہ مکرمہ میں ایک نماز ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ایک لاکھ نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔[13]

ایک نیکی لاکھ کے برابر

جو اس شہر میں ایک روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ایک لاکھ روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ جو اس شہر میں ایک درہم صدقہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ایک لاکھ درھم صدقہ کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اس شہر میں ایک قرآن پاک ختم کرنے والے کو ایک لاکھ قرآن کریم ختم کرنے کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ یہاں ایک بار اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے پر ایک لاکھ تسبیحات کا ثواب دیا جاتا ہے اور بندہ حرم شریف میں جو بھی نیکی کرتا ہے اسے ایک لاکھ نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ یہاں ہر عمل خیر کی جزا ایک لاکھ کے برابر ہے۔[14]

مکہ کی شان سے

میں مکہ مکرمہ کے علاوہ کسی ایسے شہر کو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت جتنے زیادہ انبیائے کرام، صوفیائے عظام، متقین، نیک وکار، صدیقین، شہداء، صلحا، علماء فقہاء

13۔۔۔سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا، باب ماجاء فی فضل الصلوۃ فی المسجد الحرام۔۔الخ الجزء الاول، ص ۴۵۰، حدیث: ۱۴۰۶

14۔۔۔انظر السنن البزار، مسند ابن عباس، ج ۱۱، ص ۵۲، رقم: ۴۷۴۵، صحیح ابن خزیمہ کتاب المناسک، باب فضل الحج ماشیا من۔۔۔الخ، ج ۴، ص ۲۲۲، رقم: ۲۷۹۱، المستدرک علی الصحیحین اول کتاب المناسک، ج ۱، ص ۶۳۱، رقم: ۱۶۹۲

چونکہ حرم پاک میں ایک نیکی لاکھ کے برابر تو یہ بھی صدقہ کرنا، قرآن پڑھنا بھی ایک نیکی ہیں جن کا ثواب لاکھ کے برابر ملے گا، ان شاء اللہ عزوجل

فقرا، حکما، زاہدین، عابدین، اخیار اور نیک مردوں اور عورتوں کو مکہ سے اٹھائے گا کسی اور شہر سے نہ اٹھائے گا اور وہ سب اللہ کے عذاب سے امن میں ہوں گے۔(15)

مکہ مکرمہ میں ایک دن کا قیام

حرم الٰہی میں ایک دن کا قیام اور اس کا امن وامان تیرے لیے بہت ہی رجاء و امید والا ہے اور مکہ کے علاوہ کسی دوسرے شہر میں زمانہ دراز تک روزے رکھنے اور قیام کرنے سے افضل ہے۔(16)

تین مساجد کی طرف سفر کرو

نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تین مساجد کے علاوہ کسی مسجد کی طرف باہتمام نہ جایا جائے (یعنی یہ نیت نہ ہو کہ جتنا ثواب ان کی طرف ہے کسی اور کی طرف ہو) میری یہ مسجد، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ۔(17)

ان تین مساجد کے علاوہ کسی مسجد کا ذکر نہ فرمایا۔

[ایک ضروری وضاحت

اس حدیث پاک سے شیطان لعین یا کوئی بد باطن یہ تاثر دینے کی کوشش نہ کرے کہ سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیائے کرام کے مزارات پر جانا ناجائز یا فضول ہے۔ کچھ بدبختوں نے اہل صلیب کی فرمانبرداری اور ڈالر کے لالچ میں مسلمانوں کے دلوں سے حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نکالنے کے لیے اس حدیث مبارکہ کی تمام محدثین کرام و علمائے کرام کی بیان کی ہوئی شرح سے ہٹ کر نام نہاد

15۔۔۔اخبار مکۃ للفاکہی، ذکر تحریم الحرم وحدودہ...الخ، ج۲، ص۲۹۱، رقم: ۱۵۴۵

16۔۔۔اخبار مکۃ للفاکہی، ذکر تحریم الحرم وحدودہ...الخ، ج۲، ص۲۹۱، رقم: ۱۵۴۵

17۔۔۔صحیح بخاری، کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، اب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، ص۲۸۷، حدیث: ۱۱۸۹

شرح کرنے کی کوشش کی۔ علماو محدثین کرام نے بروقت ان کی سرکوبی فرمائی۔ ان مقدس ہستیوں میں سے تین بزرگوں محدث جلیل، امام یحیی بن شرف الدین نووی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اور شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے کلام کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ ابوالنور

امام نووی کی طرف سے وضاحت

امام یحیی بن شرف الدین نووی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ "شرح مسلم" میں لکھتے ہیں: ہمارے اصحاب شوافع، امام الحرمین اور محققین کے نزدیک یہ (یعنی مزارات وغیرہ کے قصد سے) سفر کرنا نہ حرام ہے، نہ مکروہ، البتہ! فضیلتِ کاملہ ان تین مسجدوں کی طرف سامانِ سفر باندھنے میں ہے۔ (18)

حکیم الامت کی طرف سے وضاحت

مفسّرِ شہیر، حکیم الامت، مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں: "یعنی سواء ان مسجدوں کے کسی اور مسجد کی طرف اس لیے سفر کرکے جانا کہ وہاں نماز کا ثواب زیادہ ہے، ممنوع ہے۔ جیسے بعض لوگ جمعہ پڑھنے بدایوں سے دہلی جاتے تھے تاکہ وہاں کی جامع مسجد میں ثواب زیادہ ملے، یہ غلط ہے۔ ہر جگہ کی مسجدیں ثواب میں برابر ہیں۔ اس توجیہ پر حدیث بالکل واضح ہے۔ وہابی حضرات نے اس کے معنٰی یہ سمجھے کہ سواء ان تین مسجدوں کے کسی اور مسجد کی طرف سفر ہی حرام ہے لہٰذا عرس، زیارتِ قبور وغیرہ کے لیے سفر حرام۔ اگر یہ مطلب ہو تو پھر تجارت، علاج، دوستوں سے ملاقات، علمِ دین سیکھنے وغیرہ تمام کاموں کے لیے سفر حرام ہوں گے اور ریلوے کا محکمہ معطّل ہو کر رہ جائے گا اور یہ حدیث قرآن کے خلاف ہی ہو گی اور دیگر احادیث کے بھی۔ رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۱﴾ (پارہ ۷، سورۃ الانعام، آیت: ۱۱)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرمادو! زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔

18۔۔۔شرح المسلم للنووی، سفر المرأۃ مع محرم الی حج وغیرہ، ج ۱، ص ۴۳۳

(صاحب) مرقاۃ نے اسی جگہ اور (علامہ) شامی نے زیارتِ قبور میں فرمایا کہ چونکہ ان تین مساجد کے سوا تمام مسجدیں برابر ہیں اس لیے اور مسجدوں کی طرف سفر ممنوع ہے اور اولیاء اللہ کی قبریں فیوض و برکات میں مختلف ہیں۔ لہٰذا زیارتِ قبور کے لیے سفر جائز (ہے)۔ کیا یہ (بدمذہب) جہلاء انبیاء کرام کی قبور کی طرف سفر (سے) بھی منع کریں گے۔(19)

اقتباس کلام شیخ الحدیث

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مقدسہ کی زیارت سنت مؤکدہ قریب واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ (پارہ۵، سورۃ النساء، آیت:۶۴)

اور اگر یہ لوگ جس وقت کہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں آپ کے پاس آجاتے اور خدا سے بخشش مانگتے اور رسول ان کے لئے بخشش کی دعا فرماتے تو یہ لوگ خدا کو بہت زیادہ بخشنے والا مہربان پاتے۔

اس آیت میں گناہگاروں کے گناہ کی بخشش کے لئے ارحم الراحمین نے تین شرطیں لگائی ہیں اول دربارِ رسول میں حاضری۔ دوم استغفار۔ سوم رسول کی دعائے مغفرت۔ اور یہ حکم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری دنیوی حیات ہی تک محدود نہیں بلکہ روضۂ اقدس میں حاضری بھی یقیناً دربارِ رسول ہی میں حاضری ہے۔ اسی لئے علماء کرام نے تصریح فرمادی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار کا یہ فیض آپ کی وفاتِ اقدس سے منقطع نہیں ہوا ہے۔ اس لئے جو گناہگار قبرِ انور کے پاس حاضر ہو جائے اور وہاں خدا سے استغفار کرے اور چونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو اپنی قبرِ انور میں اپنی امت کے لئے استغفار فرماتے ہی رہتے ہیں۔ لہٰذا اس گناہگار کے لئے مغفرت کی تینوں شرطیں پائی گئیں۔ اس لئے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مغفرت ہو جائے گی۔

19___ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، الفصل الاول، ج۲، ص۴۳۱ـ۴۳۲

یہی وجہ ہے کہ چاروں مذاہب کے علماء کرام نے مناسک حج و زیارت کی کتابوں میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص بھی روضہ منورہ پر حاضری دے اس کے لئے مستحب ہے کہ اس آیت کو پڑھے اور پھر خدا سے اپنی مغفرت کی دعا مانگے۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ کے علاوہ بہت سی حدیثیں بھی روضہ منورہ کی زیارت کے فضائل میں وارد ہوئی ہیں جن کو علامہ سمہودی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "وفاء الوفا" اور دوسرے مستند سلف صالحین علماء دین نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل فرمایا ہے۔ ہم یہاں مثال کے طور پر صرف تین حدیثیں بیان کرتے ہیں۔

(1) مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي [20] (دار قطنی، سنن دار قطنی)

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

(2) مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي [21] (کامل ابن عدی)

جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

(3) مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي وَمَنْ مَاتَ بِأَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [22] (دار قطنی، سنن)

جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری حیات میں میری زیارت کی اور جو حرمین شریفین میں سے ایک میں مر گیا وہ قیامت کے دن امن والوں کی جماعت میں اٹھایا جائیگا۔

اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقدس زمانے سے لے کر آج تک تمام دنیا کے مسلمان قبر منور کی زیارت کرتے اور آپ کی مقدس جناب میں توسل اور استغاثہ کرتے رہے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک یہ مبارک سلسلہ جاری رہے گا۔

چنانچہ حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وفات اقدس کے تین دن بعد ایک اعرابی مسلمان آیا اور قبر انور پر گر کر لپٹ گیا پھر کچھ مٹی لے کے سر پر ڈالی اور یوں عرض کرنے لگا کہ

---

20 ___ سنن الدارقطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، الحدیث: ۲۶۶۹، ج ۲، ص ۳۵۱

21 ___ الکامل فی ضعفاء الرجال، النعمان بن شبل الباھلی البصری، ج ۸، ص ۲۴۸

22 ___ سنن الدارقطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، الحدیث: ۲۶۶۸، ج ۲، ص ۳۵۱

یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ نے جو کچھ فرمایا ہم اس پر ایمان لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن نازل فرمایا جس میں اس نے ارشاد فرمایا: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ۔ اے یارسول اللہ! میں نے اپنی جان پر (گناہ کرکے) ظلم کیا ہے اس لئے میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ میرے حق میں مغفرت کی دعا فرمائیں۔ اعرابی کی اس فریاد کے جواب میں قبر انور سے آواز آئی کہ "اے اعرابی! تو بخش دیا گیا۔"[23] (وفاء الوفاء، ص ۱۳۶۱)

ضروری تنبیہ

ناظرین کرام یہ سن کر حیران ہوں گے کہ میں نے بچشم خود دیکھا ہے کہ گنبد خضرا کے اندر مواجہہ اقدس اور اس کے قریب مسجد نبوی کی دیواروں پر قبر انور کی زیارت کے فضائل کے بارے میں جو حدیثیں کندہ کی ہوئی تھیں، سعودی حکومت نے ان حدیثوں پر مسالہ لگوا کر ان کو مٹانے کی کوشش کی ہے اگرچہ اب بھی اس کے بعض حروف ظاہر ہیں۔ اسی طرح مسجد نبوی کے گنبدوں کے اندرونی حصہ میں قصیدہ بردہ شریف کے جن اشعار میں توسل و استغاثہ کے مضامین تھے ان سب کو مٹا دیا گیا ہے۔ باقی اشعار باقی گنبدوں پر اس وقت تک باقی تھے۔ میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ جولائی ۱۹۵۹ء کا واقعہ ہے اس کے بعد وہاں کیا تبدیلی ہوئی اس کا حال نئے حجاج کرام سے دریافت کرنا چاہیے۔

ابن تیمیہ کا فتویٰ

بعض لوگ انبیاء کرام اور اولیاء و شہداء کے مزاروں کی طرف سفر کرنے کو حرام و ناجائز بتاتے ہیں۔ چنانچہ وہابیوں کے مورث اعلیٰ ابن تیمیہ نے تو کھلے الفاظ میں یہ فتویٰ دے دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ کے قصد سے سفر کرنا گناہ ہے اس لئے اس سفر میں نمازوں کے اندر قصر جائز نہیں۔ (معاذ اللہ)

ابن تیمیہ کے اس فتویٰ سے شام و مصر میں بہت بڑا فتنہ برپا ہو گیا۔ چنانچہ شامیوں نے ابن تیمیہ کے بارے میں علماء حق سے استفتاء طلب کیا اور علامہ برہان ابن کاح فزاری نے تقریباً چالیس

23۔۔۔وفاء الوفاء للسمہودی، الفصل الثانی فی بقیۃ ادلۃ الزیارۃ۔۔۔ الخ، ج ۲، ص ۱۳۶۱

سطروں میں فتویٰ لکھ کر ابن تیمیہ کو "کافر" بتایا اور علامہ شہاب بن جہبل نے اس فتویٰ پر اپنی مہر تصدیق لگائی۔ پھر مصر میں یہی فتویٰ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی چاروں مذاہب کے قاضیوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ چنانچہ علامہ بدر بن جماعہ شافعی نے اس پر یہ فیصلہ تحریر فرمایا کہ ابن تیمیہ کو ایسے فتاویٰ باطلہ سے بزجر و توبیخ منع کیا جائے اگر باز نہ آئے تو اس کو قید کردیا جائے اور محمد بن الجریری حنفی نے یہ حکم دیا کہ اسی وقت بلا کسی شرط کے اس کو قید کیا جائے اور محمد بن ابی بکر مالکی نے یہ حکم دیا کہ اس کو اس قسم کی زجر و توبیخ کی جائے کہ وہ ایسے مفاسد سے باز آجائے اور احمد بن عمر مقدسی حنبلی نے بھی ایسا ہی حکم لکھا نتیجہ یہ ہوا کہ ابن تیمیہ شعبان ۷۲۶ھ میں دمشق کے قلعہ کے اندر قید کیا گیا اور جیل خانہ ہی میں ۲۰ ذوالقعدہ ۷۲۸ھ کو وہ اس دنیا سے رخصت ہوا مواخذہ اخروی ابھی باقی ہے۔[24] (منقول از سیرت رسول عربی ص ۵۲۳)

حدیث "لا تشد الرحال"

ابن تیمیہ اور اس کی معنوی اولاد یعنی فرقہ وہابیہ قبر انور کی زیارت سے منع کرنے کے لئے بخاری کی اس حدیث کو بطور دلیل کے پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى[25]

کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین ہی مسجدوں یعنی مسجد حرام و مسجد رسول و مسجد اقصیٰ کی طرف

اس حدیث کا سیدھا سادہ مطلب جس کو تمام شراح حدیث نے سمجھا ہے یہی ہے کہ تمام دنیا میں تین ہی مسجدیں یعنی مسجد حرام، مسجد رسول، مسجد اقصیٰ ایسی مساجد ہیں جن کو تمام دنیا کی مسجدوں پر اجر و ثواب کے معاملہ میں ایک خاص فضیلت حاصل ہے۔ لہٰذا ان تین مسجدوں کی طرف کجاوے باندھ کر دور دور سے سفر کرکے جانا چاہیے لیکن ان تین مسجدوں کے سوا چونکہ دنیا بھر کی تمام مسجدیں

24۔۔۔ سیرت رسول عربی، باب ہشتم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کا بیان، ص ۵۰۵

25۔۔۔ صحیح بخاری، کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، ص ۲۸۷، حدیث: ۱۱۸۹

اجر و ثواب کے معاملہ میں برابر ہیں۔ اس لئے ان تین مسجدوں کے سوا کسی دوسری مسجد کی طرف کجاوے باندھ کر دور دور سے سفر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس حدیث کو مشاہد مقابر کی طرف سفر کرنے یا نہ کرنے سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔

اگر اس بات کو عالموں کی زبان میں سمجھنا ہو تو یوں سمجھئے کہ اس حدیث میں اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ مستثنیٰ مفرغ ہے اور "مستثنیٰ مفرغ" میں "مستثنیٰ منہ" ہمیشہ وہی مقدر مانا جائے گا جو مستثنیٰ کی نوع ہو مثلاً "مَاجَاءَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ" میں لفظ جَمِیْعٌ یا حَیَوَانٌ کو مستثنیٰ منہ مقدر نہیں مانا جائے گا اور اس عبارت کا مطلب "مَاجَاءَنِیْ جَمِیْعٌ اِلَّا زَیْدٌ" یا "مَاجَاءَنِیْ حَیَوَانٌ اِلَّا زَیْدٌ" نہیں مانا جائے گا بلکہ اس کا مطلب یہی مانا جائے گا کہ "مَاجَاءَنِیْ رَجُلٌ اِلَّا زَیْدٌ" تو اس حدیث میں بھی "مستثنیٰ منہ" بجز لفظ "مسجد" اور کوئی دوسرا ہو ہی نہیں سکتا لہٰذا حدیث کی اصل عبارت یہ ہوتی کہ "لَاتُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰی مَسْجِدٍ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ" یعنی تین مسجدوں کے سوا کسی دوسری مسجد کی طرف کجاوے نہ باندھے جائیں۔

چنانچہ اس حدیث کی بعض روایات میں یہ لفظ آیا بھی ہے۔ مثلاً ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ لا ینبغی للمطی ان یشد رحالہ الی مسجد یبتغی فیہ الصلاۃ غیر المسجد الحرام و المسجد الاقصی و مسجدی ھذا [26] یعنی سواریوں پر کجاوے کسی مسجد کی طرف بقصد نماز نہ باندھے جائیں سوائے مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ اور میری اس مسجد کے۔

ملاحظہ فرمائیے کہ اس حدیث میں مستثنیٰ منہ ذکر کر دیا گیا ہے اور وہ الی مسجد ہے۔ بہر حال وہابیہ خذلہم اللہ نے عداوت رسول میں اس حدیث کا مطلب بیان کرنے میں اتنی بڑی جہالت کا ثبوت دیا ہے کہ قیامت تک تمام اہل علم ان کی اس جہالت پر ماتم کرتے رہیں گے۔ [27]

[کلام ختم ہوا۔ ابو النور بن نور محمد

26___ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ... الخ، تحت الحدیث: ۱۱۸۹، ج ۵، ص ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۱

27___ سیرت مصطفیٰ: ص ۱۸۲

مساجد ثلاثہ اور نماز کا ثواب

میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ میں ایک ہزار 1000 نماز ادا کرنے کے برابر ہے مگر سوائے مسجد حرام کے کیونکہ اس میں ایک نماز ادا کرنا ایک لاکھ نماز ادا کرنے کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز ادا کرنا 500 نماز کے برابر ہے۔ (28)

روزانہ 120 رحمتیں

روئے زمین پر صرف مکہ ہی ایسا مبارک خطہ ہے جہاں ہر روز 120 رحمتیں نازل ہوتی ہوں ان میں سے 60 طواف کرنے والوں کے لیے اور 40 نمازیوں کے لیے اور 20 کعبہ معظمہ کی زیارت کرنے والوں کے لیے۔ (29)

زیارت کعبہ کا ثواب

اور کعبہ معظمہ کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔ (30) چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: جس نے ایمان اور صدق ویقین کے ساتھ ثواب کے لیے بیت اللہ کی زیارت کی تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور بروز قیامت اسے امن والوں میں اٹھایا جائے گا۔ (31) اور اللہ تعالیٰ اہل مکہ کو امن والوں میں اٹھائے گا۔

---

28 ۔۔۔ مسند البزار، حدیث ابی الدرداء عن النبی ... الخ، ج ۱۰، ص ۷۷، حدیث: ۴۱۴۲

29 ۔۔۔ انظر المعجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ محمد، ج ۴، ص ۲۴۸، حدیث: ۶۳۱۴

30 ۔۔۔ بحر الفوائد، ص ۱۰۷، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الحج، باب فی فضل النظر الی البیت، ج ۳، ص ۳۲۳، رقم: ۱۰۷۰۴، الدر المنثور للسیوطی، سورۃ البقرۃ، تحت آیت: ۱۲۷، ج ۱، ص ۳۲۸

31 ۔۔۔ اخبار مکۃ للازرقی، ما جاء فی الرحمۃ التی تنزل علی ... الخ، ج ۲، ص ۹ بتغیر

جنت کے آٹھوں دروازے

روئے زمین پر مکہ مکرمہ کے علاوہ کوئی ایسا شہر نہیں جس کی طرف جنت کے تمام دروازے کھلتے ہوں۔ جنت کے 8 دروازے ہیں اور وہ سب کے سب مکہ کی طرف کھلے ہوئے ہیں اور قیامت تک کھلے رہیں گے۔

(وہ دروازے ان مقامات کی طرف کھلے ہیں)

(۱) کعبہ معظمہ، (۲) میزاب رحمت کے نیچے، (۳) رکن یمانی، (۴) رکن اسود، (۵) مقام ابراہیم، (۶) زمزم شریف، (۷) صفا، (۸) مروہ

کعبہ میں داخل ہونے کی برکت

کعبہ میں جو بھی داخل ہوتا ہے اللہ کی رحمت کے ساتھ داخل ہوتا ہے اور جو نکلتا ہے وہ پروانہ مغفرت لے کر نکلتا ہے۔[32]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اس میں آئے امان میں ہو (یعنی عذاب نار سے)

اجابت دعا کے 15 مقامات

روئے زمین پر صرف مکہ مکرمہ ہی ایسا شہر ہے جس میں 15 مقامات پر دعا قبول ہوتی ہے۔[33]

32۔۔۔مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الحج، دخول البیت من یحض فیہ، ج ۳، ص ۱۴۳، رقم: ۱۳۱۴۲

33۔۔۔اخبار مکۃ للفاکہی، ذکر تحریم الحرم وحدودہ... الخ، ج ۲، ص ۲۹۱، رقم: ۱۵۲۵

(۱) کعبہ کے اندر، (۲) حجر اسود کے پاس، (۳) رکن یمانی، (۴) حطیم کے پاس، (۵) مقام ابراہیم، (۶) ملتزم، (۷) بئر زمزم، (۸) صفا، (۹) مروہ، (۱۰) صفا و مروہ کے درمیان، (۱۱) مقام براہیم و رکن کے درمیان، (۱۲) منٰی، (۱۳)، (۱۴) عرفات، (۱۵) مشعر حرام۔

اے بھائی یہ 15 مقامات ہیں ان مقامات پر دعا مانگنے کی توفیق ملنا اپنے لیے غنیمت جانو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ یہ وہ جگہیں جہاں مانگی گئی دعائیں رد نہیں جاتیں اور یہ حاضری کی وہ عظیم جگہیں ہیں جہاں مغفرت کا یقین ہے۔ تو اے بھائی ان مقامات پر خوب دعا مانگو کیونکہ اگر تم حرم الٰہی اور اس کے امن سے نکل گئے تو ان بابرکت مقامات کی برکت سے محروم ہو جاؤ گے۔

خیر اور پاکیزگی والی زمین

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زمین کا سب سے زیادہ خیر، پاکیزگی اور طہارت والا حصہ اور اللہ کریم کے نزدیک سب سے زیادہ قربت والا حصہ رکن اور مقام کے درمیان کا ہے۔ (34)

جنت کی کیاری

شہنشاہ کائنات، شاہ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان کی جگہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔ (35)

34۔۔۔ اخبار مکۃ للفاکھی، ذکر الصلاۃ بین الرکن والمقام، ج۱، ص۱۶۸، حدیث: ۱۰۳۲

35۔۔۔ اخبار مکۃ للفاکھی، ذکر الصلاۃ بین الرکن والمقام، ج۱، ص۱۶۸، حدیث: ۱۰۳۲ ابعض

رکن اسود کے پاس دعا

حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رکن اسود کے نزدیک جو کوئی بھی دعا کرتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اسی طرح رکن یمانی کے پاس بھی۔ (36) اے بھائی یاد رکھو جو بھی مکہ مکرمہ سے جاتا ہے حسرت اٹھاتا ہے۔

مکہ میں قیام سعادت ہے

مکہ مکرمہ میں قیام کرنا سعادت اور نکلنا بدبختی ہے۔ (37)

لہذا مکہ مکرمہ ہی میں ٹھہرے رہو اور اضطراب و بے چینی کا شکار نہ ہو، کیونکہ یہ دونوں شیطانی کام ہیں۔

پس مکہ سے جدا مت ہونا۔ مکہ شریف میں رہتے ہوئے دو درہم کے برابر رزق حلال کما لینا اس کے علاوہ میں دو سو درہم کمانے سے افضل اور بہتر ہے

حالت احرام میں وفات

جو کوئی حج یا عمرہ کرتے ہوئے فوت ہو جائے تو اس سے سوال ہوگا نہ حساب اور اس سے کہا جائے گا: جا تو امن والوں کی معیت میں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو۔ (38)

36۔۔۔اخبار مکۃ للفاکہی، ذکر تحریم الحرم وحدودہ ...الخ، ج ۲، ص ۲۹۱، رقم: ۱۵۲۵ ماخوذاً

37۔۔۔مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، باب حرم مکۃ، ج ۵، ص ۶۰۳، تحت حدیث: ۲۷۲۵

38۔۔۔کنز العمال، حرف الفاء، کتاب الفضائل، الباب الثامن، الفصل الاول، فضل الحرمین والمسجد الاقصیٰ، ج ۱۲، ص ۲۷۲، رقم: ۳۴۷۰۰، ۳۵۱۳۵ و معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، معرفۃ من اسمہ محمد، محمد بن قیس بن مخرمہ، ص ۱۹۵، رقم: ۱۹۵

ایک نیکی لاکھ کے برابر

جو مکہ میں ایک رمضان کے روزے رکھتا ہے تو اللہ کریم اس کے نامہ اعمال میں غیر مکہ میں رکھے ہوئے ایک لاکھ رمضان کا ثواب ثبت (تحریر) فرماتا ہے۔[39] مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنے پر ایک لاکھ نماز کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اگر جماعت کے ساتھ ادا کرے تو 10 لاکھ کا ثواب عطا ہوتا ہے۔[40]

جو مکہ میں بیمار ہو جائے

اور جسے مکہ مکرمہ میں ایک دن بیماری لاحق ہو جائے تو اللہ کریم اس کا جسم اور گوشت آگ پر حرام فرما دیتا ہے۔

60 سالہ عبادت کا ثواب

جو مکہ میں ایک دن بیمار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کے غیر حرم میں کیے ہوئے عمل صالح جیسی 60 سالہ عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہے۔[41]

مکہ کی گرمی پر صبر

اور جو کوئی ایک مکرمہ کی گرمی پر دن میں ایک ساعت بھی صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے 500 سال کی مسافت دور فرما دیتا ہے اور اسے جنت سے 200 سال کی مسافت قریب فرما دیتا ہے۔[42]

---

39 ـــ مسند البزار، مسند ابن عباس، ج ۱۱، ص ۳۰۳، بحدیث: ۱۲۲

40 ـــ اخبار مکۃ للفاکہی، ذکر فضل الصلاۃ فی المسجد الحرام ... الخ، ج ۲، ص ۹۳، بحدیث: ۱۱۹۱، مسند البزار، حدیث ابی الدرداء عن النبی ... الخ، ج ۱۰، ص ۷۷، حدیث: ۴۱۴۲

41 ـــ اخبار مکۃ للفاکہی، ذکر المرض بمکۃ وفضلہ وما جاء فی ذلک، ج ۲، ص ۳۱۲، بحدیث ۱۵۶۹ العلاوہ ساٹھ کی بجائے ستر سال کا ذکر ہے

دل کا زنگ دور ہوتا ہے

بے شک مکہ اور مدینہ بندے کے دل سے زنگ اور میل اسی طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔

مکہ کی تخلیق

اور یاد رکھو مکہ کی تخلیق مکروھات و درجات پر ہوئی ہے[43] اور جس نے اس کی گرمی اور شدت پر صبر کیا میں بروز قیامت اس کا شفیع ہوں گا (یا گواہ فرمایا)۔

سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گا

اور جو کوئی مکہ یا مدینہ میں فوت ہو جائے بروز قیامت اللہ اسے اپنے عذاب سے امن میں اٹھائے گا اس کا کوئی حساب نہ ہو گا۔ وہ خوف اور عذاب سے محفوظ ہو گا اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گا اور میں روز قیامت اس کا شفیع ہوں گا۔[44]

42۔۔۔اخبار مکۃ للفاکھی، ذکر الصبر علی حرمکۃ وفضل ذلک، ج۲، ص۳۱۰، رقم ۱۵۶۵ و ۱۵۶۶ بتغیر قلیل، کنز العمال، حرف الفاء، کتاب الفضائل، الباب الثامن، الفصل الاول، مکۃ وما حولیھا... الخ، ج۱۲، ص۲۱۰، رقم: ۳۴۷۰۴ بتغیر قلیل

43۔۔۔مکروھات و درجات کی وضاحت درج ذیل عبارات سے سمجھئے چنانچہ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بُنِيَتْ مَكَّةُ عَلَى مَكْرُوهَاتِ الدُّنْيَا وَدَرَجَاتِ الْجَنَّةِ" حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مکہ مکرمہ کی تخلیق دنیا کی ناپسندیدہ چیزوں (یعنی سخت گرمی وغیرہ) اور درجات جنت پر ہوئی۔ (اخبار مکۃ للفاکھی، ذکر ما وصفت علیہ مکۃ... الخ، ج۲، ص۳۱۳، رقم ۱۵۷۱) ایسی ہی ایک حدیث پاک کی شرح میں علامہ ملا علی قاری رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: أي لا تحصل درجاتها إلا بالتحمل على مكروهاتها یعنی جنت کے درجات کا حصول مکہ مکرمہ کی سختیوں اور آزمائشوں کو برداشت کرنے کی صورت میں ہی ممکن ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الرقاق، ج۹، ص۱۱، تحت حدیث: ۵۱۶۰)

شَرابُ الْاَبْرار وَمُصَلَّى الْاَخْیار

(اے بھائی!) آگاہ رہو کہ اہلِ مکہ اہلُ اللہ ہیں اور اس کے گھر کے ہمسائے ہیں اور روئے زمین پر ایسا کوئی شہر نہیں کہ جہاں شراب الابرار (نیکوں کا مشروب) اور مصلی الاخیار (اہلِ خیر کی نمازگاہ) ہو۔ مگر یہ سعادت مکہ کو حاصل ہے حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سوال ہوا کہ مصلی الاخیار کیا ہے؟ فرمایا: میزاب کے نیچے۔ عرض کی گئی اور شراب الابرار؟ فرمایا: زمزم کا پانی۔[44]

سب سے خیر والی وادی

روئے زمین پر سب سے زیادہ خیر و بھلائی والی وادی وادیٔ ابراہیم اور کنواں بئر زمزم ہے۔[46]

بندہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے

کائنات کے کسی شہر میں کوئی ایسی شے نہیں پائی جاتی کہ جسے چھونے سے بندہ گناہوں سے یوں پاک ہو جائے جیسا کہ اپنی ولادت کے وقت تھا مگر صرف مکہ میں

---

44 ـــ سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب ما جاء فی فضل المدینۃ، ج۵، ص۴۱۹، حدیث: ۳۹۱۷ بغیر ذکر السکۃ، کنز العمال، حرف الفاء، کتاب الفضائل، الباب الثامن، الفصل الاول، فضل الحرمین والمسجد الاقصی، ج۱۲، ص۲۴۲، رقم: ۳۵۰۰۴ تا ۹، معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، معرفۃ من اسمہ محمد، محمد بن قیس بن مخرمۃ، ص۱۹۵، رقم: ۱۹۵

45 ـــ اخبار مکۃ للازرقی، ذکر فضل زمزم وما جاء فی ذلک، ج۲، ص۵۰، الطب النبوی لابی نعیم، فصول فی الفاتحۃ الخامسۃ... الخ، باب ذکر الانسان... الخ المیاہ التی یعالج... الخ، ج۲، ص۴۷۱، رقم: ۴۳۲، معجم الطبرانی، باب الالف من اسمہ احمد، ص۱۳۱، رقم: ۳۹۷، میزاب کے بجائے حطیم کے الفاظ ہیں۔ عمدۃ القاری، کتاب الحج، باب ما جاء فی زمزم، ج۷، ص۴۷۸، تحت حدیث: ۱۶۳۷، صرف زمزم کا ذکر ہے۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر للمناوی، حرف الزاء، ج۴، ص۶۴، تحت حدیث: ۴۵۶۱

46 ـــ مصنف عبد الرزاق، کتاب المناسک، باب زمزم وذکرھا، ج۵، ص۱۱۶، رقم: ۹۱۱۸، وادیٔ ابراہیم کی بجائے وادیٔ مکہ کے الفاظ ہیں۔

ہے۔ کیونکہ بے شک جو حجر اسود کو چھوتا ہے تو وہ گناہوں سے یوں صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اپنی ولادت کے دن تھا۔ (47)

انوکھی فضیلت

کائنات کے کسی شہر میں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہوا ہو مگر صرف مکہ مکرمہ (ہی ایسا شہر ہے جس میں کعبہ معظمہ ہے جس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے)

روئے زمین پر صرف مکہ ہی ایسا شہر ہے کہ جس میں ایک جگہ پر ایک ہستی نے نماز ادا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو وہاں نماز ادا کرنے کا حکم فرمادیا چنانچہ اللہ کریم کا فرمان عظیم ہے:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (پارہ ۱، سورۃ بقرۃ، آیت ۱۲۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

امانِ الٰہی میں آجاتا ہے

اور جو کوئی مقامِ ابراہیم پر نماز ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی امان میں آجاتا ہے چنانچہ رسولِ اکرم، شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: جس نے مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کی اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (48)

47۔۔۔الترغیب فی فضائل الاعمال، فضل استلام الرکنین، ص ۱۰۲، رقم: ۳۳۹، الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، کتاب الحج، فضل الحج والعمرۃ، ذکر حط الخطایا باستلام... الخ، ج ۹، ص ۱۲، رقم: ۳۶۹۸

48۔۔۔اخبار مکۃ للفاکھی، ذکر فضل الرکن الاسود... الخ، ج ۱، ص ۲۱۲، رقم: ۱۰۲۲

میزابِ رحمت کے نیچے نوافل

میزاب (رحمت، کعبہ معظمہ کا پرنالہ) کے نیچے اور کعبہ معظمہ کے گرد دو رکعت نماز ادا کرنے والا گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے (گناہوں سے پاک) جنا تھا۔

اللہ کو محبوب ٹکڑا اور نفاق سے امان

اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین کا محبوب ترین ٹکڑا مقامِ ابراہیم اور ملتزم کے بیچ کی جگہ ہے اور کعبہ مکرمہ کی زیارت کرنا عبادت اور نفاق سے امان ہے۔

یکتا فضیلت

روئے زمین پر مکہ کے علاوہ کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں طوافِ حج اور عمرہ ہوتا ہو۔

زمزم کی زیارت عبادت

حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: بئرِ زمزم کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔ (49)

عرشِ رحمٰن کا طواف

بیت اللہ کے گرد طواف کرنا گویا کہ عرشِ رحمن کے گرد طواف کرنا ہے۔

حجرِ اسود کی یکتا فضیلت

حجرِ اسود گویا زمین پر اللہ کا ہاتھ ہے اللہ جس سے چاہتا ہے اس سے مصافحہ فرماتا ہے۔ (50)

49۔۔۔اخبار مکۃ للفاکھی، باب ماجاء فی فضل زمزم وتفسیرہ، ج ۲، ص ۴۱، حدیث: ۱۱۰۵

50۔۔۔مصنف عبد الرزاق، کتاب المناسک، باب الرکن من الجنۃ، ج ۵، ص ۳۹، رقم: ۸۹۱۹

اہل وفا کی گواہی دیں گے

حجر اسود اور مقام ابراہیم بروز قیامت جبل ابی قبیس کی مثل آئیں گے ان کی دو دو آنکھیں، زبان، اور ہونٹ ہوں گے۔ اور وہ اپنے سے وفا کرنے والے ہر بندے کی گواہی دیں گے۔ (51)

بارگاہ الٰہی میں معزز ترین فرشتے

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک اس کے فرشتوں میں سے سب سے زیادہ عزت والے وہ ہیں جو بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ بھی معاف

اور بیت اللہ کی زیارت کرنے والے کے گناہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

360 نظریں

اللہ تعالیٰ کے پاس ایک سرخ یاقوت کی تختی ہے اللہ ہر روز اس پر 360 مرتبہ نظر فرماتا ہے 180 نظریں رحمت کی اور 180 نظریں جلال کی۔ رحمت کی سب سے پہلی نظر اہل حرم پر فرماتا ہے۔ جو کوئی حرم پاک میں حالت نماز میں کھڑا ہوتا ہے یا جانب قبلہ بیٹھا ہوتا ہے اور جو کوئی طواف کی سعادت میں مشغول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ (دریائے رحمت کو جوش میں دیکھ کر) فرشتے

51۔۔۔ سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب استلام الحجر، الجزء الثانی، ص ۹۸۲، حدیث: ۲۹۴۴

عرض کرتے ہیں: یااللہ ! صرف سونے والے ہی باقی بچے ہیں (حالانکہ اللہ تعالی ان سے زیادہ جانتا ہے) تو رب تعالی فرماتا ہے: جو میرے کعبہ کے گرد سوئے ہوئے ہیں ان کو بھی ان (مغفرت والوں) میں شامل کردو۔

طواف کعبہ کی فضیلت

جو بندہ ایک ہفتہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے اللہ تعالی اس کے ہر قدم پر 70 ہزار درجات بلند فرماتا ہے اور اسے 70 ہزار نیکیاں عطا فرماتا ہے اور اسے 70 ہزار شفاعتیں عطا ہوتی ہیں کہ اپنے اہل خانہ میں سے جس مسلمان کی چاہے شفاعت کرے۔ چاہے تو دنیا ہی میں اسے بدلہ مل جاتا ہے اور اگر چاہے تو آخرت کے لیے ذخیرہ کر دیا جاتا ہے۔(52)

سخت گرمی اور طواف

جو سخت گرمی کے دن ننگے سر بیت اللہ کا 7 بار طواف کرتا ہے اور ہر طواف پر کسی کو تکلیف دیے بغیر حجر اسود کا استلام کرتا ہے اور ذکر اللہ کے علاوہ کم سے کم کلام کرتا ہے تو اس کو ہر قدم کے اٹھانے اور رکھنے پر 70 ہزار نیکیاں عطا ہوتی ہیں اور 70 ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں اور 70 ہزار درجات بلند ہوتے ہیں۔حج کے لئے پیدل جانے والے کو سواری پر حج کے لئے جانے والے پر ایسے فضیلت ہے جیسے 14ویں رات کے چاند کو سارے تاروں پر۔(53)

52۔۔۔الترغيب والترهيب لقوام السنة، باب الحاء، باب الترغيب فی الحج، ج۲، ص۸، رقم۱۰۴۱، الترغيب والترهيب للمنذری، كتاب الحج، الترغيب في الحج...الخ، ج۲، ص۱۲۴، رقم:۱۷۶۶

53۔۔۔التخريج الصغير والتحبير الكبير، حرف الميم، ص۱۷۶، رقم:۱۰۰۵

اگر فرشتے مصافحہ کرتے۔۔۔

اگر فرشتے کسی سے مصافحہ کرتے تو راہ خدا میں جہاد کرنے والے، والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے اور بیت اللہ کا طواف کرنے والے کے ساتھ کرتے۔

اہل طواف کے لیے دعائے مغفرت

کعبہ معظمہ 70 ہزار فرشتوں سے ڈھکا ہوا ہے جو کہ طواف کرنے والوں کے لیے دعائے مغفرت کرتے اور ان پر درود بھیجتے ہیں۔(54)

رحمت الٰہی میں غوطہ

طواف کرنے والا اللہ کی رحمت میں غوطہ لگاتا ہے۔(55)

اللہ تعالیٰ فخر فرماتا ہے

اور اللہ رب العزت کعبہ معظمہ کے گرد طواف کرنے والوں پر اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے۔(56)

وہ کعبہ کو ڈھا دے گا۔۔۔

کثرت سے طواف کرو اس سے پہلے کہ تمہارے اور اس کے درمیان رکاوٹ آ جائے۔ بے شک میں حبشہ کے ایک ٹیڑھی ٹانگوں اور چوڑی پیشانی والے گنجے آدمی کو دیکھتا ہوں جو کعبہ معظمہ کے درپے ہوگا اور اس کو منہدم کرکے ریزہ ریزہ کردے گا۔(57)

54۔۔۔ اخبار مکۃ للفاکہی، ذکر کثرۃ الطواف والثواب علیہ، ج ۱، ص ۱۹۱، رقم ۳۱۹

55۔۔۔ التخریج الصغیر والتحبیر الکبیر، حرف الطاء، ص ۱۱۰، رقم: ۵۹۳

56۔۔۔ اخبار مکۃ للفاکہی، ذکر الطواف بالکعبۃ۔۔۔ الخ، ج ۱، ص ۱۹۳، رقم: ۳۱۴، شعب الایمان، المناسک، باب فضل الحج والعمرۃ، ج ۳، ص ۱۳، رقم: ۳۸۰۳

تہلیل و تکبیر کی فضیلت

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو کوئی بھی تہلیل یا تکبیر کہتا ہے تو زمین کی انتہا تک ہر چیز اس کے ساتھ تہلیل اور تکبیر کرتی ہے۔(58)

حجاج و معتمرین اللہ کا وفد ہیں

حجاج اور معتمرین یعنی عمرہ کرنے والے اللہ کا وفد ہیں۔ اگر وہ اللہ سے سوال کرتے ہیں تو وہ انہیں عطا کرتا ہے۔ وہ اللہ سے دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی دعا قبول فرماتا ہے۔ اگر وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ایک درہم کے بدلے 7 لاکھ درہم عطا فرماتا ہے۔(59)

ایک دوسری روایت 10 لاکھ درہم اور 7 لاکھ درہم کے الفاظ ہیں۔

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس قدر اضافہ (کب یا کیسے عطا ہوگا)۔ ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ ان کے خرچ پر 7 لاکھ ان کو دنیا میں عطا فرمائے گا اور رہا 10 لاکھ تو وہ ان کے لیے آخرت میں ذخیرہ ہوگا۔ اور جبل ابی قبیس کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے

57۔۔۔ الاصل موجود فی مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، ج ۱۱، ص ۲۲۸، حدیث: ۷۰۵۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن، من کرہ الخروج فی الفتنۃ وتعوذ عنہا، ج ۷، ص ۴۶۱، رقم: ۳۷۲۲۸

58۔۔۔ فوائد تمام، ج ۲، ص ۲۳۰، حدیث: ۱۵۹۵۔ یہ عبارت اصل کتاب میں بعد والی روایت کے درمیان میں تھی بظاہر ربط کلام ٹوٹتا محسوس ہونے کی وجہ سے اسے مقدم کردیا ہے۔ ابو احمد

59۔۔۔ سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب فضل دعاء الحاج، الجزء الثانی، ص ۹۶۶، حدیث: ۲۸۹۳، اخبار مکۃ للفاکہی، ذکر تلبیۃ الحاج اذا لبی... الخ، ج ۱، ص ۴۱۸، حدیث: ۷۰۴ بالفاظ مختلف

ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک وہ ایک درہم تمہارے اس پہاڑ سے بھی بھاری ہوگا۔[60]

حساب ہوگا نہ عذاب

جس سے ہو سکے وہ حرمین (مکہ یا مدینہ) میں سے کسی ایک میں وفات پائے بے شک میں سب سے پہلے اس کی شفاعت کروں گا اور بروزِ قیامت وہ عذابِ الٰہی سے امن میں ہوگا اور اس پر کوئی حساب ہوگا نہ عذاب۔

جنت سے کم جزا نہیں

ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے[61] اور حجِ مقبول کی جزا جنت سے کم کچھ نہیں۔

گناہوں سے پاک ہوگیا

جس نے حج کیا اور فحش گوئی اور گناہ سے کنارہ کش رہا تو وہ گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اپنی ولادت کے وقت تھا۔[62]

حج کی وصیت کا ثواب

جو بندہ حج کی وصیت کرتا ہے تو اس کے لیے 3 حج کا ثواب لکھا جاتا ہے ایک وصیت لکھنے والے کے لیے، ایک وصیت کرنے والے کے لئے اور ایک جس نے وصیت پر عمل کرتے ہوئے احرام باندھا۔[63]

60۔۔۔ اخبار مکۃ للفاکھی، ذکر تلبیۃ الحاج اذا لبی... الخ، ج۱، ص۴۱۸، حدیث: ۹۰۷ بتغیر قلیل

61۔۔۔ الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، کتاب الحج، ذکر تکفیر الذنوب للمسلم... الخ، ج۶، ص۸، رقم: ۳۶۹۵

62۔۔۔ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، ج۱، ص۵۱۲، حدیث: ۱۵۲۱

63۔۔۔ الترغیب فی فضائل الاعمال، باب مختصر من فضل الحج... الخ، ص۱۰۰، حدیث: ۳۰۲ بتغیر قلیل

والدین کی طرف سے حج

جو اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے اس کے حق میں دو حج لکھے جاتے ہیں ایک اس کے لیے اور ایک اس کے والدین کے لیے۔ (64)

بغیر وصیت کے حج

جس نے میت کی طرف سے اس کی وصیت کے بغیر حج کیا اس کے لیے ایک حج لکھا جاتا اور جس کی طرف سے کیا جاتا ہے اس کے لیے 70 حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

عرفہ رات، رحمتوں کی برسات

اور جب عرفہ میں رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر جلوہ فرماتا ہے اور اپنے بندوں کو دیکھتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر فرماتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: اے فرشتو! کیا تم میرے بندوں کو نہیں دیکھ رہے جو دور دور سے (سفر کر کے) پراگندہ غبار آلود آئے ہیں اور میری رحمت کے امیدوار (اور طلب گار) ہیں اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ کہ میں ان کے (گزشتہ) گناہوں کو نیکیوں میں بدل دوں گا اور ان کی ایک دوسرے کے حق میں شفاعت قبول کروں گا اور میں نے ان سب کو بخش دیا۔ اے میرے بندو (تم اس حال میں) لوٹ جاؤ کہ میں نے تم میں سے ہر ایک کے تمام گناہ صغیرہ و کبیرہ و قدیم و جدید سب گناہ معاف فرما دیے۔ (65)

حج مقبول دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔

64۔۔۔ الترغیب والترہیب للقوام، باب الباء باب فی الترغیب فی بر الوالدین، ج ۱، ص ۲۶۹، حدیث: ۴۴۲

65۔۔۔ مسند ابی یعلی، مسند جابر، ج ۲، ص ۹۱، حدیث: ۲۰۹۰، صحیح ابن خزیمہ، کتاب المناسک، باب تباہی اللہ اہل السماء باہل عرفات، ج ۴، ص ۲۶۳، حدیث: ۲۸۴۰

و يقال للذي لا تقبل منه خرج من ذنوبه، والذي يقبل الله منه، فقد فاز فوزا عظيما.

جس کا حج قبول نہیں ہوتا اسے کہا جاتا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو گیا، اور جس کا حج اللہ تعالیٰ قبول فرمالے تو وہ عظیم کامیابی پا گیا۔

میری قبر کی زیارت کرے

جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی[66] اور جو مجھے نہ پاسکا اور میری بیعت نہ کرسکا پھر وہ میری وفات کے بعد مدینہ آئے اور مجھ پر سلام بھیجے اور میری قبر کی زیارت کرے تحقیق اس نے میری بیعت کرلی۔

اور جس نے رکن اسود کا بوسہ لیا گویا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بیعت کی۔[67]

اللہ و رسول کی بیعت

رکن زمین پر اللہ کا ہاتھ ہے جس سے وہ اپنے بندوں سے مصافحہ کرتا ہے جس طرح کہ تم لوگ اپنے بھائی سے مصافحہ کرتے ہو۔[68]

جو کوئی رسول اکرم ﷺ کی حیات ظاہری میں ان کی بیعت نہ کرسکا اگر اس نے حجر اسود کو استلام کیا تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بیعت کی۔[69]

66۔۔۔المعجم الکبیر، باب العین، مجاہد عن ابن عمر، ج ۱۲، ص ۴۰۶، حدیث: ۱۳۴۹۱
67۔۔۔اخبار مکۃ للفاکہی، ذکر فضل الرکن الاسود... الخ، ج ۱، ص ۸۸، رقم: ۱۷
68۔۔۔اخبار مکۃ للازرقی، ما جاء فی فضل الرکن الاسود، ج ۱، ص ۳۲۳
69۔۔۔اخبار مکۃ للفاکہی، ذکر فضل الرکن الاسود... الخ، ج ۱، ص ۸۸، رقم: ۱۷

جنتی پتھر

سوائے حجرِ اسود کے جنت کی کوئی بھی شے زمین پر باقی نہیں۔ اور اگر مشرکین کی نجاستیں اور ناپاکیاں اسے نہ پہنچی ہوتیں تو اسے چھونے والا ہر مصیبت زدہ شفا پا جاتا۔ (70)

چوتھے آسمان پر فوت ہوا

جو حرم میں فوت ہوا گویا کہ چوتھے آسمان پر فوت ہوا اور جو بیت المقدس میں فوت ہوا گویا کہ آسمانِ دنیا پر فوت ہوا۔

پیدل حج کی فضیلت

جس نے حج کے لئے پیدل سفر کیا اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم اٹھانے اور رکھنے پر حرم کے اندر کی جانے والی ستر ہزار نیکیوں کے برابر ثواب لکھتا ہے۔ ابن عباس نے فرمایا: حرم کی ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے۔ (71)

سواری کے ہر قدم پر ثواب

سواری پر حج کے لیے نکلنے والے کے لیے اس کے جانور کے ہر قدم پر حرم کی ستر ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! حرم کی نیکیاں کیا ہیں؟ شاہِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے۔ (72)

---

70 ــــ اخبار مکۃ للفاکھی، ذکر المقام و فضلہ، ج ا، ص ۴۴۳، رقم: ۹۱۸ لکن معز کر المقام

71 ــــ المستدرک للحاکم، اول کتاب المناسک، ج ا، ص ۶۳۱، حدیث: ۱۶۹۲ ستر ہزار کی جگہ سات سو کے الفاظ ہیں۔ بحسب روایت متن ہر قدم اٹھانے پر سات کروڑ اور ہر قدم رکھنے پر بھی سات کروڑ نیکیاں عطا ہوتی ہیں۔ اللہ کی رحمت کے کیا ہی کہنے

70 ہزار شہداء

اللہ تعالیٰ مکہ کے قبرستان سے 70 ہزار ایسے شہیدوں کو اٹھائے گا جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمکتے) ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک 70 ہزار افراد کی شفاعت کرے گا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ غرباء ہوں گے۔ (73)

امن والوں میں اٹھیں گے

جو حرم الٰہی یا حرم رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم یا مکہ و مدینہ کے راستے میں حج یا عمرہ کے لیے جاتے ہوئے فوت ہوا، بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ اسے امن والوں میں اٹھائے گا۔ (74)

نفاق سے آزادی

اور سن رکھو کہ سیر ہو کر ماءِ زمزم پینا نفاق سے آزادی ہے۔ (75)

حطیم میں نوافل کا ثواب

جس نے حطیم کے اندر رکن شامی کی جانب کھڑے ہو کر دو رکعت ادا کیں گویا کہ اس نے 70 ہزار راتیں جاگ کر عبادت کی اور گویا کہ تمام مؤمنین کی عبادت کی مثل عبادت کی اور گویا کہ اس نے 40 مقبول حج کیے۔

72۔۔۔ اخبار مکۃ للازرقی، باب ماجاء فی فضل الطواف بالکعبۃ، ج۲، ص۷، ۳۶ ہزار کی بجائے ۳۶ کے الفاظ ہیں۔ انظر السعایۃ ک لاحا کمرہ اول کتاب المناسک، ج۱، ص۲۱۱، حدیث: ۱۶۹۲

73۔۔۔ اخبار مکۃ للفاکہی، ومنہا مسجد بلال بطوی ۔۔۔ الخ، ج۴، ص۲۷، حدیث: ۲۳۷۰ معاً

74۔۔۔ سنن دارقطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ج۲، ص۳۱۹، حدیث: ۲۶۷۹ بتغیر قلیل، اخبار مکۃ للفاکہی، ذکر ماجاء اہل مکۃ ۔۔۔ الخ، ج۳، ص۲۲۳، حدیث: ۱۹۱۸ بتغیر قلیل، ومنہا مسجد بلال بطوی ۔۔۔ الخ، ج۴، ص۲۷، حدیث: ۲۳۷۰ ملتقطاً

75۔۔۔ اخبار مکۃ للازرقی، ذکر فضل زمزم، ماجاء فی فضل ذلک، ج۲، ص۵۳

باب کعبہ کے سامنے نوافل کا ثواب

اور جس نے باب کعبہ کے سامنے 4 رکعت ادا کیں تو گویا اس نے تمام مخلوق سے بڑھ کر اللہ کی عبادت کیا اور بروز قیامت اللہ تعالی اسے بڑے ڈر سے امن میں رکھے گا اور اللہ تعالی جبریل میکائیل اور تمام فرشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ اس کے لیے روز قیامت تک مغفرت کی دعا کرو۔

اے بھائی اس ساری خیر کو غنیمت جانو اور اس کے کھو جانے سے ڈرو۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماخذ و مراجع

1	الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار. المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي (المتوفى: ٢٣٥هـ) مكتبة الرشد – الرياض الطبعة: الأولى، ١٤٠٩ هـ
2	بحر الفوائد المشهور بمعاني الأخبار. المؤلف: أبو بكر محمد بن أبي إسحاق بن إبراهيم بن يعقوب الكلاباذي البخاري الحنفي (المتوفى: ٣٨٠هـ) الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت / لبنان الطبعة: الأولى، ١٤٢٠هـ - ١٩٩٩م
3	شعب الإيمان. المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: ٤٥٨هـ) مكتبة الرشد الطبعة: الأولى، ١٤٢٣هـ - ٢٠٠٣م
4	مسند الإمام أحمد بن حنبل. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: ٢٤١هـ) الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى، ١٤٢١ هـ - ٢٠٠١م
5	كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال. المؤلف: علاء الدين علي بن حسام الدين ابن قاضي خان القادري الشاذلي الهندي البرهانفوري ثم المدني فالمكي الشهير بالمتقي الهندي (المتوفى: ٩٧٥هـ) الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الطبعة الخامسة، ١٤٠١هـ/١٩٨١م
6	المعجم الأوسط. المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: ٣٦٠هـ) الناشر: دار الحرمين – القاهرة
7	أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه. المؤلف: أبو عبد الله محمد بن إسحاق بن

	العباس المكي الفاكهي (المتوفى: ٢٧٢هـ) الناشر: دار خضر – بيروت الطبعة: الثانية، ١٤١٤ هـ
8	المستدرك على الصحيحين. المؤلف: أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع (المتوفى: ٤٠٥هـ) الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت الطبعة: الأولى، ١٤١١ – ١٩٩٠م
9	مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار. المؤلف: أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيد الله العتكي المعروف بالبزار (المتوفى: ٢٩٢هـ) الناشر: مكتبة العلوم والحكم – المدينة المنورة الطبعة: الأولى، (بدأت ١٩٨٨م، وانتهت ٢٠٠٩م)
10	صحيح ابن خزيمة. المؤلف: أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة بن المغيرة بن صالح بن بكر السلمي النيسابوري (المتوفى: ٣١١هـ) الناشر: المكتب الإسلامي – بيروت
11	الدر المنثور. المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: ٩١١هـ) الناشر: دار الفكر – بيروت
12	معرفة الصحابة. المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (المتوفى: ٤٣٠هـ) الناشر: دار الوطن للنشر، الرياض الطبعة: الأولى ١٤١٩ هـ – ١٩٩٨ م
13	فيض القدير شرح الجامع الصغير. المؤلف: زين الدين محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفين بن علي بن زين العابدين الحدادي ثم المناوي القاهري (المتوفى: ١٠٣١هـ) الناشر: المكتبة التجارية الكبرى – مصر الطبعة: الأولى، ١٣٥٦هـ
14	عمدة القاري شرح صحيح البخاري. المؤلف: أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين العينى (المتوفى: ٨٥٥هـ) الناشر: دار إحياء التراث العربي – بيروت
15	الطب النبوي. المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (المتوفى: ٤٣٠هـ) الناشر: دار ابن حزم الطبعة: الأولى، ٢٠٠٦ م
16	المعجم لابن المقرئ. المؤلف: أبو بكر محمد بن إبراهيم بن علي بن عاصم بن زاذان الأصبهاني الخازن، المشهور بابن المقرئ (المتوفى: ٣٨١هـ) الناشر: مكتبة الرشد، الرياض، الطبعة: الأولى، ١٤١٩ هـ – ١٩٩٨ م
17	المصنف. المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني (المتوفى: ٢١١هـ) الناشر: المكتب الإسلامي – بيروت الطبعة: الثانية،

	١٤٠٣ هـ
18	الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك. المؤلف: أبو حفص عمر بن أحمد بن عثمان بن أحمد بن محمد بن أيوب بن أزداذ البغدادي المعروف بـ ابن شاهين (المتوفى: ٣٨٥هـ) الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت الطبعة: الأولى، ١٤٢٤ هـ - ٢٠٠٤ م
19	الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان. المؤلف: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (المتوفى: ٣٥٤هـ) ترتيب: الأمير علاء الدين علي بن بلبان الفارسي (المتوفى: ٧٣٩ هـ) الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت الطبعة: الأولى، ١٤٠٨ هـ - ١٩٨٨ م
20	سنن ابن ماجه. المؤلف: ابن ماجة أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، وماجة اسم أبيه يزيد (المتوفى: ٢٧٣هـ) الناشر: دار إحياء الكتب العربية
21	الترغيب والترهيب. المؤلف إسماعيل بن محمد بن الفضل بن علي القرشي الطليحي التيمي الأصبهاني، أبو القاسم، الملقب بقوام السنة (المتوفى: ٥٣٥هـ) الناشر: دار الحديث، القاهرة الطبعة: الأولى ١٤١٤ هـ - ١٩٩٣ م
22	الترغيب والترهيب من الحديث الشريف. المؤلف: عبد العظيم بن عبد القوي بن عبد الله، أبو محمد، زكي الدين المنذري (المتوفى: ٦٥٦هـ) الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت الطبعة: الأولى، ١٤١٧
23	التخريج الصغير والتحبير الكبير (مطبوع ضمن مجموع رسائل ابن عبد الهادي). المؤلف: يوسف بن حسن بن أحمد بن حسن ابن عبد الهادي الصالحي، جمال الدين، ابن المِبْرَد الحنبلي (المتوفى: ٩٠٩ هـ) الناشر: دار النوادر، سوريا الطبعة: الأولى، ١٤٣٢ هـ - ٢٠١١ م
24	الفوائد. المؤلف: أبو القاسم تمام بن محمد بن عبد الله بن جعفر بن عبد الله بن الجنيد البجلي الرازي ثم الدمشقي (المتوفى: ٤١٤هـ) الناشر: مكتبة الرشد – الرياض الطبعة: الأولى، ١٤١٢
25	مسند أبي يعلى. المؤلف: أبو يعلى أحمد بن علي بن المثُنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي (المتوفى: ٣٠٧هـ) الناشر: دار المأمون للتراث – دمشق الطبعة: الأولى، ١٤٠٤ – ١٩٨٤
26	سنن الدارقطني. المؤلف: أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادي الدارقطني (المتوفى: ٣٨٥هـ) الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت – لبنان الطبعة: الأولى، ١٤٢٤ هـ - ٢٠٠٤م